عصر حاضر میں شیخ عبد القادر جیلانی کے منہج تربیت سے استفادہ کی صورتیں

Forms Of Benefiting from The Training Methods of Sheikh Abdul Qadir Jilani in The Present Era

Dr. Shazia
Assistant Professor, Govt. College Women University Faisalabad
Email: shazia.adnan81@gmail.com
Shama Naz
PhD Scholar, Government College University, Faisalabad
Email: shamanaz.018@gmail.com

Abstract
The religion of Islam is a religion of invitation and preaching, therefore, from the beginning of Islam until now, the followers of this religion have been performing the duty of preaching and preaching. Allah Ta'ala and His Messenger have not only emphasized preaching and da'wah, but also regularly informed about its rules and regulations and its method. If not done wisely, this process will prove to be ineffective and useless. Sheikh Abdul Qadir Jilani was a great reformer who made great efforts in reforming and educating the Muslim Ummah. Sheikh Abdul Qadir Jilani's education reflects the education of the Prophet. He left behind such traces which will be used till the end of the world.
Keywords: Sheikh Abdul Qadir Jilani, religion, duty of preaching, reformer, da'wah, method

شیخ عبد القادر جیلانی ایک عظیم مصلح تھے۔ جنہوں نے امتِ مسلمہ کی اصلاح وتربیت میں بھرپور کوشش کی۔ شیخ عبد القادر جیلانی کا منہج وتربیت رسول اللہ ﷺ کے منہج تربیت کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایسے آثار چھوڑ جو کہ رہتی دنیا تک آپ کے منہج وتربیت سے استفادہ کیا جائے گا۔

دین اسلام دعوتی اور تبلیغی دین ہے، اس لیے آغاز اسلام سے اب تک ہر دور میں اس دین کے پیروکار دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے اور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول نے نہ صرف تبلیغ و دعوت کی تاکید کی ہے بلکہ باقاعدہ اس کے اصول وضوابط اور اس کے طریقہ کار سے آگاہ فرمایا، دعوت و تبلیغ کے بنیادی اصول کا تذکرہ خود قرآن مجید میں ہے، کیونکہ اگر اس اہم کام میں حکمت و دانش سے کام نہ لیا جائے، تو یہ

عمل غیر مؤثر اور بے فائدہ ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مبلغین اور داعیان اسلام کو دعوت و تبلیغ کرتے ہوئے ان امور کو مد نظر رکھنے کا حکم فرمایا:

أدع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجاد لهم بالتي هي احسن (١)

(لوگوں کو اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ساتھ بلاؤ، اور اگر کبھی بحث ہو جائے تو احسن طریقے سے بحث کرو)

اس سلسلہ میں یہ قید بھی نہیں کہ پہلے معلومات کا ذخیرہ کر لے پھر تبلیغ کرے، بلکہ اگر کسی کو دین کی ایک بات ہی معلوم ہے، تو وہ اس کی تبلیغ کرے، آپ ﷺ کا فرمان ہے

بَلْغُوا عَنِّي وَلَوْايَةً (٢) میری طرف سے بات دوسروں تک پہنچادو اگر ایک آیت ہی کیوں نہ ہو

دنیاو آخرت کی فوز وفلاح کو دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر موقوف کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولتكن منكُمْ أُمَّةً يَدْعُونَ إِلى الخَيْرِ وَيَا مُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَأُولئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٣)

(اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور یہی لوگ کامیاب ہیں)

انہی اصول و قواعد کو اختیار کر کے مصلحین نے اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آج کا دور مادیت کا دور ہے صبح سے شام دنیا کمانے کے درپے اور شام سے صبح تک دینوی مال ہتھیانے کی سوچ و فکر میں اکثر و بیشتر گذر رہی ہے۔ جدید میڈیا اور اس کے لحاظ استعمال نے معاشرتی زندگی کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے، وہ اہل ایمان خواتین شرم وحیاء جن کا زیور اور لباس ہے، اتار کر پھینک دیا گیا ہے۔ بر سر بازار نیم برہنہ اُن کا چلنا پھرنا اخلاق اسلام کی علی الاعلان بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ دوسری طرف داعیان اسلام میں علم کم جھگڑا زیادہ، اخلاص کم اور نمود و نمائش، دنیوی مال و دولت اور ذاتی منفعت پیش نظر ہے۔ امراء اور حکمران طبقہ من مانی کرنے والے، بیت المال کو اپنا ذاتی خزانہ سمجھنے والے، لوٹ مار اور قتل وغارت کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں زندگی کے ہر شعبہ میں اصلاح احوال کی اشد ضرورت ہے۔

ا۔ رضائے الہی:

علماء کو چاہیئے کہ وہ اپنے علم میں رسوخ اور پختگی پیدا کریں، جیسا کہ شیخ عبد القادر جیلانی نے اس وقت تک وعظ نہ فرمایا جب تک آپ راسخ فی العلم نہ بنے علم میں وثوق حاصل کرنے کے بعد دنیوی منفعت اور ذاتی مفاد کو بالائے

طاق رکھ کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اصلاح کی کوشش کی جائے تو بار آور ثابت ہوتی ہے اور وہ " داعین اللہ ماجور ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں کئی ایک انبیاء کی دعوت کے بعد اجر کے سلسلہ میں آیت کو بار بار دھرایا گیا ہے۔

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَلَمِينَ ، (۴)

کہہ دو! میں اس پر تم سے کوئی مزدوری طلب نہیں کرتا میری مزدوری تو اللہ رب العالمین کے ذمہ کرم پر ہے

انبیاء کرام کے طریق دعوت اور انہی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے شیخ عبد القادر جیلانی نے بھی اعلان کیا:

" بالتحقیق میں ناصح ہوں اور اس پر بدلہ اور اجر نہیں چاہتا، میری اجرت میرے اللہ کے پاس موجود ہے جو مل چکی ہے۔"(۵)

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"شیخ اپنے مرید کی اسی طرح تربیت کرے، جس طرح ایک ماں اپنے بچے کی تربیت کرتی ہے، اور ایک مشفق عقلمند باپ اپنے بچے اور غلام کو ادب سکھاتا ہے مزید فرمایا: تربیت میں آسانی سے سختی کی طرف جائے، اگر مرید سے غیر شرعی حرکت ہو تو شیخ کو حکمت کا دامن تھامنا چاہیئے نصیحت اجتماعی طور پر بہتر رہتی ہے، سب کو بلا کر سمجھائے کہ تم میں سے بعض ایسا کرتے ہیں یا کہتے ہیں، ان کو غلط باتوں کی خرابیاں بتا کر منع کر دے، کسی ایک کو نشانہ نہ بنائے اس سے نفرت بڑھتی ہے"(۶)

۲۔حب مال:

مسند نشینی میں دنیا داری کا عمل بڑھ جائے اور اصل مقصد پر فوقیت دی جائے تو متعدد قباحتیں پیدا ہوتی ہیں، جن میں سب سے بڑا فتنہ حب مال ہے، جب مال انسان کو حریص، لالچی اور بزدل بنا دیتا ہے اور مذکورہ اوصاف کا حامل شخص کبھی بھی دعوت و تبلیغ اور اصلاح کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتا ہے، لہذا شیخ عبد القادر جیلانی کے منہجِ تربیت کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ تندرستی کے زمانے میں آدمی بہت سی ایسی نیکیاں کر سکتا ہے جو حالت بیماری میں نہیں کی جا سکتیں، اسی طرح فرائض وواجبات اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کے وقت فرصت کی ضرورت ہے۔ اور آج کا انسان اس قدر مصروف زندگی گزار رہا ہے کہ اس کے پاس حقیقی فرائض کی ادائیگی کیلئے وقت ہی نہیں، دنیا کے اسباب ووسائل میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ اور دنیا کے دھندوں سے خلاصی کی کوئی ظاہری صورت نظر نہیں آتی۔ آج کا مسلمان فقر کی وجہ سے عاجز نہیں بلکہ دنیا کی فراوانی کی وجہ سے عاجز و بے بس ہے۔ اور آنے والے مسلمانوں کی بے بسی کی اس وجہ کو آپ ﷺ نے پہلے ہی بیان فرما دیا تھا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

والله ما الفقر أخشى عليكم ولكن احتى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم كما تبطت على من كان قبلكم فتنا قسوها كما لنا فسوها و تهلككم كما اهلكتهم " (۷

"قسم بخدا مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں لیکن مجھے تم پر اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا وسیع کر دی جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئی، پس تم بھی ان کی طرح دنیا سے محبت کرنے لگ جاؤ اور دنیا تو ہیں بھی اس طرح ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔"

موجودہ دور میں اگر لوگوں کی حقوق اللہ کی ادائیگی سے غفلت کی وجوہ تلاش کی جائیں تو معلوم ہو گا کہ اکثر و بیشتر مالی مسائل ہیں، دنیا کی طلب اور کثرت کی طلب نے انسان کی حرص و ہوس کو بے لگام کر دیا ہے، اور اس مادیت کے دور میں انسان ھل من مزید کا نعرہ لگاتے ہوئے آپے سے باہر نظر آتا ہے۔ دنیا اور جہان فانی کی محبت دل سے نکالنے کا طریقہ شیخ عبد القادر جیلانی نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالی کی رضا پر بندہ راضی ہو جائے تو پھر نہ مال کی محبت باقی رہتی اور نہ اولاد کی، اور ہر چیز سے بندہ بے نیاز ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب بندہ اللہ تعالی سے محبت کرتا ہے اور دل تمام شرکا، انداد سے خالی ہو جاتا ہے تو پھر بندہ مومن کے دل میں نہ اہل و عیال کی محبت رہے گی، اور نہ مال و دولت کی چاہت نہ لذات و شہوات کی طلب رہے گی اور نہ حکومت و ریاست کا شوق نہ کرامات احوال کی تمنا رہے گی، اور نہ منازل و مقامات کی آرزو، نہ جنت اور درجات جنت کی خواہش، پس بندہ مومن کا دل ہر ارادے اور ہر خواہش سے پاک ہو جائے گا، ماسوائے ذات باری تعالیٰ سے قرب و وصال کے"۔(۸

۳۔ اخلاص:

اس پر فتن دور میں ایک ایسے مرد مجاہد کی ضرورت ہے جو ایک سچا مصلح اور امت مسلمہ کی اصلاح کے جذبہ سے سرشار ہو اور اس سلسلہ میں کسی کے جاہ و حشم اور ملامت کرنے والے کی علامت کی پرواہ نہ کرے، بلکہ ظلم و بربریت کے سامنے کلمہ حق کہے، میدان عمل میں اترے اور ایک عام آدمی سے لے کر حکام بالا تک سب کی اصلاح کیلئے اپنے شب و روز وقف کر دے، اور دعوت و تبلیغ کیلئے اپنے آپ کو عوام الناس تک محدود نہ رکھے بلکہ علماء و مشائخ، وزیروں مشیروں اور حکام تک اپنی آواز پہنچائے اور جرات مندی کا مظاہرہ کرے۔ سب سے اہم یہ کہ اس میں اخلاص کو اختیار کرے۔ اور وہ جذبہ صادق جو شیخ عبد القادر جیلانی میں تھا اسی جذبہ سے سرشار ہو۔ آپ کا ایک ایسا ارشاد نقل کیا جاتا ہے جس میں آپ کے جذبات کی قوت بھی ہے اور ولولوں کی توانائی بھی، اور آپ کسی شدت و قوت اور جرات مندی سے دعوت فکر دیتے ہیں۔

"جناب محمد ﷺ کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں، اور اس کی بنیادیں لرز رہی ہیں، اے اہل زمین! آؤ! جو گر گیا ہے، اسے مضبوط کریں اور جو گر رہا ہے اسے درست کریں، یہ کام ایک سے پورا نہیں ہوتا، سب کو مل کر کرنا ہے، اے سورج، اے چاند، اے دن تم سب آؤ۔"(۹)

۴۔ انفرادی تربیت پر اجتماعی وعظ و نصیحت کو ترجیح دینا:

آپ نے انفرادی تربیت پر اجتماعی وعظ و نصیحت اور تربیت کو ترجیح دی، عصر حاضر میں شور و غل اور ڈانٹ ڈپٹ زیادہ جبکہ شفقت و مہربانی کا فقدان ہے۔ جس کی وجہ سے قبول حق میں تاخیر یا پھر پس و پیش کی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ دعوت و تبلیغ میں تاثیر اور وعظ و نصیحت کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اصلاح کا آغاز اپنے گھر سے کیا جائے، شیخ عبد القادر جیلانی نے تہتر میں بغداد میں گزارے، پانچ عباس خلا کا دور حکومت دیکھا، انکے ظلم و ستم کا سد باب کیا حکمرانوں کے ساتھ عوام کو بھی شرکت و بدعت اور فسق و فجور سے منع فرمایا، زبانی جہاد کا آغاز اپنے گھر سے کیا، سب سے پہلے اپنے بیٹوں اور اپنے اہل و عمال کو تبلیغ کی بھلائی کی طرف بلایا، اپنے بڑے صاحبزادے سید عبد الوہاب رحمتہ اللہ علیہ کو بلا کر فرمایا:

"تجھ پر اللہ سے ڈرنا واجب ہے، اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا، اور نہ کسی سے امید رکھ، اور سب کاموں کو اللہ کی طرف سونپ دے، اللہ پر بھروسہ کر اور سب حاجتیں اس سے طلب کر، اور اللہ کی توحید کو اپنے اوپر لازم کر، کہ توحید پر سب کا اتفاق ہے۔"(۱۰

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

"اے غلام! (صاحبزادے) پہلے اپنے آپ کو نصیحت کر، پھر دوسروں کو نصیحت کر خصوصاً خود کو نصیحت کرتا رہ، اپنی اصلاح کر، اور اس وقت تک غیر کی طرف متوجہ نہ ہو جب تک تیرے پاس کوئی ایسی چیز موجود اور باقی ہو کہ جس کی اصلاح کی جاسکے اور تو خود قابل اصلاح ہو، تجھ پر افسوس! کہ تو خود نابینا ہے، دوسرے کی کیا راہنمائی کرے گا اُس کا کیا قائد بنے گا، بینا ہی دوسروں کا قائد بن سکتا ہے، اُن کو دریا سے وہی بچا سکتا ہے جو اچھا تیرنے والا ہو، لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف وہی لوٹا سکتا ہے جو خود معرفت الٰہی رکھتا ہو۔"(۱۱)

ہمارے اس دور میں سوائے چند ایک گئے ہوئے مصلحین کے علاوہ گھریلو معاشرتی حالات انتہائی پریشان کن ہیں، جس کی وجہ سے دعوت و تبلیغ کے اثرات اور نتائج خاطر خواہ دیکھنے میں نہیں آتے، اور گھر سے آغاز دعوت و تبلیغ ہی آپ ﷺ کا طریق دعوت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ " (۱۲)

"اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرسنائیں"

اس لیے آپ نے کو وصفاء پر کھڑے ہو کر قریش کے قبائل کو جمع کر کے اعلان نبوت فرمایا، اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت اگر ان بنیادی اصولوں کر مد نظر رکھ کر کی جائے جو ہمارے دین نے ہمیں دیے ہیں اور اس میں ظاہری حال اور وقت کے تقاضوں اور مناسب موقع کی رعایت کی جائے تو بہت جلد نصیحت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

۵۔ریاکاری سے اجتناب:

ایک مومن کی نشانی یہ ہے کہ اس کا ظاہر و باطن، خلوت و جلوت اور قول و فعل ایک جیسا ہو، ورنہ آخرت میں ذلت ورسوائی ہو گی اور اعمال دنیا اکارت جائیں گے، اور دنیوی ظاہری اعمال میں سوائے مشقت کے کچھ حاصل نہ ہو گا شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں:

"تجھ پر افسوس! تیری زبان مسلمان ہے لیکن تیرا دل مسلم نہیں، تیرا قول مسلمان ہے، تیرا فعل مسلمان نہیں ہے، تو جلسوں میں انجمنوں میں مسلمان ہے خلوت میں مسلمان نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ جب تو نماز پڑھے گا، روزہ رکھے گا اور تمام افعال خیر کرے گا تو تیرے یہ اعمال خدا کیلئے نہ ہوں گے، پس تو منافق ہے، اللہ عز و جل کی رحمت سے دور ہونے والا، ابھی تو اپنے تمام افعال واقوال اور گھی مقاصد سے توبہ کر لئے۔"(۱۳)

ریاکاری اور دکھاوے سے آپ نے سخت نفرت کا اظہار کیا ہے، جب کہ آج کے دور میں اس وقت کی نسبت ریاکاری کئی گناہ تجاوز کر چکی ہے، اخلاص نام کی کوئی شئے نظر نہیں آتی، جبکہ ریاکاری کی تباہی وبربادی کیلئے یہی کافی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے شرک قرار دیا ہے۔ اور یہ فرمایا کہ اس کے دار آخرت میں سوائے رسوائی کے اور کچھ نہ ہو گا۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ أَخوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْيَومَ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ، قَبْلَ وَمَا الشَّرْكُ إِلَّا صَعَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : الرِّيَاءِ (۱۴

(اس زمانہ میں مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا اندیشہ ہے، وہ شرک اصغر ہے، آپ ﷺ سے عرض کیا گیا، یارسول اللہ ﷺ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ریاکاری")

ریاکاری سے متعلق ابن انعم فرماتے ہیں

لكُلِّ شَي آفةٌ تُفْسِدُهُ، وَآمَةُ الْعِبَادَةُ الرِّيَاء (۱۵)

ہر چیز کیلئے ایک آفت ہوتی ہے جو اس چیز کو فاسد کر دیتی ہے، پس عبادت کیلئے آفت ریاکاری ہے

اللہ عز و جل نے اپنے پاک کلام میں اُن لوگوں کے متعلق جو دکھاوا کرتے ہیں ہلاکت اور تباہی کا اعلان فرمایا ہے:

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ وَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (١٦)

(پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں، وہ جو ریاکاری کرتے ہیں، اور برتنے کی چیزیں عاریتاً نہیں دیتے)

۶۔ عبد الرحمن کی صفات:

شیخ عبد القادر جیلانی نے ریاکاری کی مذمت کے بعد عبد الرحمن کی صفات اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

" مردان خدا کے اعمال میں رنگ برنگ کا نفاق نہیں ہوتا، وہ اعلیٰ مرتبوں پر پہنچنے والے، یقین رکھنے والے، خدا کو ایک جاننے والے، اخلاص والے، اللہ تعالی کی بلاؤں اور آفتوں پر صبر کرنے والے، اس کی نعمتوں اور رحمتوں پر شکر ادا کرنے والے ہوتے ہیں، وہ ااااللہ تعالی کا ذکر اپنی زبانوں سے کرتے ہیں، پھر اپنے قلوب سے، پھر باطن کے ساتھ ،جب ان کو مخلوق کی طرف سے مصیبتیں اور بلائیں آتی ہیں تو وہ ان کے سامنے تبسم کرتے اور مسکراتے ہیں(۱۷

مردان خدا کی جو صفات شیخ عبد القادر جیلانی نے بیان کی ہیں، اگر ان صفات اور اخلاق عالیہ کو اپنی زندگی میں اختیار کر لیا جائے تو فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑے کافور ہو جائیں۔ لیکن شرط ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی جیسا کوئی سچا صلح میدان میں اترے اور امت مسلمہ کے ظاہری اعمال اور باطن تصورات و خیالات کو سنت نبوی ﷺ کا پیکر بنا دے۔

۷۔ عزتِ نفس کو فروغ:

تزکیہ نفس اور کامل تربیت کیلئے شیخ عبد القادر جیلانی نے دنیا اور اہل دنیا سے دور رہنے، اللہ تعالی کی ذات پر توکل اور بھروسہ رکھنے کی تاکید کی ہے اور اصحاب مال و ثروت کے دروازوں پر بھیک مانگنے سے سختی سے منع کیا ہے اور عزت نفس کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے اور یہ سب کچھ آپ نے عملی طور پر کر کے دکھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اے غلام! جب تک تیرے دل میں دنیا کی محبت رہے گی تو صالحین کے حالات کو ہر گز نہ پا سکے گا، جب تک تو خلق سے بھیک مانگتا رہے گا رنج اٹھاتا رہے گا، تیرے دل کی آنکھیں نہ کھلیں گی، جب تک تو دنیا سے زہد نہ کرے، بے نیاز نہ ہو گا۔(۱۸

۸۔ سعادت مندی:

ہر مسلمان کو دنیوی اور اخروی سعادت کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان اعمال کو اختیار کرے جو کہ سعادت مندی کا باعث ہیں، سعادت مندی کی علامات جو شیخ عبد القادر جیلانی نے بیان کی ہیں وہ یہ ہیں:

"دل کی نرمی، گریہ زاری کی کثرت، لمبی امیدوں کا انقطاع، لذات سے کنارہ کشی، شرم وحیاء کی حفاظت امین بنایا جائے تو دیانت سے کام لے، بات کرے تو سچ بولے لڑائی جھگڑا کرے تو بے ہودگی سے بچے، وعدہ کرے تو ایفاء کرے۔"(۱۹)

آپ کی یہ تعلیمات اہل ایمان کے لیے مشعل راہ ہیں، اور یہی اسلامی تعلیمات ہیں، جو آپ کے متبعین کے لیے فوز وفلاح کی ضامن ہیں اور بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح وتربیت کر کے اسے خوشگوار اور پر امن معاشرہ میں تشکیل دینے کے لیے کار آمد ہیں۔

۹۔ فکرِ آخرت:

فکرِ آخرت اور عقیدہ آخرت ایک ایسا عقیدہ جس نے انسان کے احوال اور کایا پلٹنے میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کا ایک بہت بڑا حصہ عقیدہ آخرت کے متعلق ہے۔ قرآن مجید کی مکی سورتیں اور کتب احادیث میں سے ابواب الفتن کی احادیث آخرت کے مناظر پیش کرتی ہیں۔ اس فکر آخرت کو اس زمانہ میں بھی لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کرنے کی اشد ضرورت ہے زندگی اور موت کا تصور اور آخرت میں رب کی بارگاہ میں حاضری کا یقین بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

يَا غُلَامُ العَلَّ عَمَّا يَأْتِي وَأَنتَ مَعْقُودٌ مِن ظَهْرِ الْأَرْضِ، موجود في القبر، أو لعل هذا يكون في ساعة أخرى ، أيش هذه العملة، مَا أَنسَى قُلُوْبُكُمْ ، صَحُورٌ أَنتُمْ ، أَقُولُ لَكُمْ غَيْرِى يَقُولُ لَكُمْ وَانتُم عَلَى حَالَةٍ وَاحِدَ : (۲۰)

اے لڑکے! شاید کل کا دن ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے مفقود، اور قبر میں موجود ہو، اور شاید دوسری ساعت ہی میں ہو جائے، کل کا بھی کیا بھروسہ، یہ غفلت کیسی اور کیوں ہے؟ تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے ہیں؟ تم پتھر ہو، میں بھی تم سے کہہ رہا ہوں اور دوسرے بھی تم سے کہہ رہے ہیں لیکن تم ایک ہی حالت پر قائم ہو۔

قساوت قلبی کو دور کرنے کے زیادہ مؤثر ذرائع تلاوت قرآن مجید فکر آخرت اور حوادث زمانہ ہیں۔ جو انسان کو رقیق القلاب بنا دیتے ہیں، اس بات کی تعلیم شیخ عبد القادر جیلانی نے دی۔ عصر حاضر میں اگر غافل اور کاہل مسلمان کو راہ راست پر لانا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مندرجہ بالا امور کی طرف اسے توجہ دلائی جائے، آج علم تو ہے لیکن عمل نہیں، اگر کہیں عمل ہے تو اس عمل میں روح نہیں جس کی وجہ سے علم کے خاطر خواہ نتائج منظر عام پر نہیں آرہے حقیقی علم دراصل علم دین ہے جس سے ظاہر میں نگاہوں میں اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے تقریباً دوری بڑھتی جارہی ہے، حالانکہ یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے اسلام کے اول زمانہ میں علماء بادشاہوں پر بھی حکمران تھے۔ جیسا کہ حضرت علی کا فرمان ہے۔

إِذَامَاتَ الْعَالِمُ انْتَلَمَ فِي الْإِسْلَامِ ثَلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا إِلَّا خَلْفَ مِثْلَهُ " (۲۱(

جب کوئی عالم وفات پا جائے تو اسلام میں ایک دراڑ پڑ جاتی ہے جس کو صرف اس جیسا عالم ہی پُر کر سکتا ہے۔

اور ابو اسود سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:

الْمُلُوكُ حُكَّامٌ عَلَى النَّاسِ ، وَالْعُلَمَاءُ حُكَّامٌ عَلَى الْمُلُوكِ " (۲۲'

بادشاہ عوام پر اور علماء بادشاہوں پر حکمران ہوتے ہیں۔

لیکن آج جب علم و عمل سے دوری ہو چکی تو علما امراء کے حکمران ہونے کی بجائے ان کے نام بن چکے ہیں، اس لیے آج ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء اپنے قلوب واذہان کو مال و ثروت اور امراء واغنیاء کی محبت سے آزاد کریں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کہنے کے پیغام کو پوری دنیا تک پہنچانے اور عملی نفاذ کی کوٹ کریں جس طرح کر شیخ عبد القادر جیلانی نے بغداد کی سرزمین میں رہتے ہوئے بادشاہوں روز میروں اور ان کے مشیروں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔

۱۰۔ صبر و شکر اور توکل علی اللہ کا فقدان:

عصر حاضر میں ہمارے معاشرے میں افتراق و انتشار کی ایک بڑی وجہ صبر و شکر اور توکل علی اللہ کا فقدان بھی ہے۔ کیونکہ جو آدمی صبر و شکر نہیں کرتا اور مصیبت کی گھڑی میں اس مصیبت سے خلاصی کے لیے مناسب تدابیر کے بعد اللہ تعالی کی ذات پر توکل نہیں کرتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو وہ غافل ہے اور یا اس کا اللہ تعالی کی ذات اور مدد پر اس قدر یقین محکم نہیں ہے جتنا کہ ہونا چاہیے۔ صبر و شکر اور توکل علی اللہ کی اہمیت کے پیش نظر ہی شیخ عبد القادر جیلانی نے جابجا اپنے مقالات میں مریدین اور متعلقین کو صبر د شکر وغیرہ کی تلقین کی ہے، اور دنیا کے حکمرانوں سے قطع تعلق کر کے اپنی امیدوں کو صرف اللہ تعالی سے وابستہ رکھنے کی صیحت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"مشکلوں میں تجھ پر افسوس اتو کیسے دنیا کے بادشاہ سے مرتبہ اور مال کو چاہتا ہے۔ اور اپنی مشکلوں میں اس پر بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ عنقریب یا تو وہ علیحدہ کر دیا جائے گا یا مر جائے گا۔ اس کا مال حکومت اور مرتبہ سب چلا جائے گا، اور وہ اسی قبر کی طرف جو کہ اندھیرا، وحشت، تنہائی اور فہم و پریشانی اور کیڑوں کا گھر ہے منتقل ہو جائے گا لہذا تو اس پر جو معزول ہو جائے گا بھروسہ نہ کر، کیونکہ اس طرح تیری امید نوٹ جائے گی۔ (۲۳

قرآن مجید میں اسی مفہوم کو کئی ایک آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلا ارشاد باری تعالی ہے

المال والسون ربية الحيرة الكاتب والناقيات الصالحات خير عند ربك لوانا وخير الملا : (۲۴

مال و اولا دو نیوی زندگی کی زینت ہیں۔ اور باقی رہنے والے نیک اعمال تیرے رب کے ہاں جزاء اور امید کے اعتبار سے بہتر ہیں۔

دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دائمی ہونے پر یقین و اعتقاد انسان کو ایسے اعمال وافعال پر برانگیختہ کرتا ہے۔ جو اس کی آخرت کیلئے بہتر ہوں اس لیے کتاب و سنت میں اور دیگر اصلاحی کتب میں دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کو بڑے مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور شیخ عبد القادر جیلانی نے بھی جا بجا اس حقیقت سے پردہ کشائی کی ہے۔ دنیا میں زندگی گزارنے کا اگر وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دیا ہے تو امت کی اصلاح و فلاح میں کوئی شک کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری میں بری طرح مبتلا ہے اور اس دلدل میں دھنستا جا رہا ہے، جس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہی نظر نہیں آتا۔

المختصر یہ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کی بیان کردہ یہ خصلتیں وہ ہیں جو انسان کیلئے دنیا و آخرت میں شرف و کمال کا باعث ہیں۔ اگر عصر حاضر میں ان خصائل کی تعلیم کو عام کیا جائے اور بار بار نصیحت کے ساتھ لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کر دی جائیں اور اُن میں ان پر عمل کے جذبہ کو اجاگر کیا جائے تو فتنہ و فساد اور بے راہ روی کا خاتمہ ہو گا، اور امن و امان کا قیام اور معاشرہ میں تقوی و اصلاح اور ہدایت کے آثار نظر آئیں گے۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں شیخ عبد القادر جیلانی کے منہج تربیت کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ جو کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا آئینہ دار ہے، اگر آپ کے منہج تربیت کو اختیار کر کے تمام معاشرتی طبقات کی اصلاح کی کوشش کی جائے تو آج بھی تمام امت مسلمہ کو کتاب و سنت اور آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مظہر بنایا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ النحل: ۱۲۵

۲۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن، المسند، باب البلاغ عن رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: ۵۵۹، دار المغنی للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع اولی، ۱۴۱۲ھ، ۱/ ۴۵۵

۳۔ آل عمران: ۱۰۴

۴۔ الشعراء: ۱۰۹

۵۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی، محمد ابراہیم بدایونی (مترجم) ص ۱۳۰

۶۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الغنیۃ الطالبی طریق الحق عزوجل، مولانا محمد اقبال قادری (مترجم) ص: ۴۰۷

۷۔ قشیری مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب الزھد والرقاق، رقم الحدیث: ۲۹۶،۴/ ۲۲۷۳

۸۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، آداب السلوک، ظفر اقبال کلیار (مترجم)، ص ۱۱۱

۹۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی محمد ابراہیم بدایونی (مترجم) ص: ۶۱:۷

۱۰۔ دہلوی، عبد الحق محدث، زبدۃ الآثار، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (مترجم) ص: ۲۷

۱۱۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی، محمد ابراہیم بدایونی (مترجم) ص:۷۹

۱۲۔ الشعراء:۲۱۴

۱۳۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی محمد ابراہیم بدایونی (مترجم)، ص:۹۸

۱۴۔ الزرقی، اسماعیل بن جعفر، المسند، حدیث علی بن عن اسماعیل بن جعفر المدنی، باب عاشر، رقم الحدیث:۳۸۴ ،مکتبہ الرشید النشر والتوزیع، الریاض طبع اول، ۱۴۱۸ھ، ۱/ ۴۴۷

۱۵۔ حنظلی، عبداللہ بن مبارک، کتاب الزھد والرقاق، باب في الخلال المذمومة، رقم الحدیث:۸۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، س۔ن، ۱/ ۲۸۵

۱۶۔ الماعون:۸-۴

۱۷۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی، محمد ابراہیم بدایونی (مترجم) ص:۹۸

۱۸۔ ایضاص:۳۰۰

۱۹۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، سر الاسرار فيما يحتاج اليه الابرار، خالد محمد عدنان (مترجم) ص۱۲۱۔۱۲۲

۲۰۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی، محمد ابراہیم بدایونی (مترجم) ص:۱۶۶

۲۱۔ ابن جوزی، عبد الرحمٰن بن علی، التذکرہ فی الوعظ، دار المعرفۃ، بیروت: طبع اول، ۱۴۰۶ھ، ۱/ ۵۶

۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ جیلانی، شیخ عبد القادر، الفتح الربانی، محمد ابراہیم بدایونی (مترجم) ص:۶۳۸

۲۴۔ الکہف:۴۶

References

1. Al-Nahl: 125
2. Al-Darmi, Abu Muhammad Abdullah ibn Abd al-Rahman, Al-Musnad, Chapter Al-Balaagh on the Messenger of God, Number of Hadith: 559, Dar Al-Mughni for Publishing and Distribution, Kingdom of Saudi Arabia, First Edition, 1412 AH, 1/455
3. Aal Imran: 104
4. Poets: 109
5. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabbani, Muhammad Ibrahim Badayuni (Translator) p. 130
6. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Ghaniyyah Talib Tariq al-Haq Az-Wajjal, Maulana Muhammad Iqbal Qadri (Translator) So: 407
7. Qashiri Muslim bin Hajjaj, al-Sahih, Kitab al-Zuhd al-Raqaq, hadith number: 296, 4/2273
8. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Adaab al-Suluk, Zafar Iqbal Kaliar (translator), p. 111
9. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabbani, Muhammad Ibrahim Badayuni (Translator) p.: 761

10. Dehlawi, Abdul Haq Muhaddith, Zubda Al-Attiq, Pirzada Iqbal Ahmad Farooqi (translator) p.: 27
11. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabbani, Muhammad Ibrahim Badayuni (Translator) Pg: 79
12. Al-Shura: 214
13. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabani Muhammad Ibrahim Badayouni (Translator), p: 98
14. Al-Zarqi, Ismail bin Jafar, Al-Musnad, Hadith Ali bin An Ismail bin Jafar Al-Madani, Chapter Ten, Number of Hadith: 384
, Al-Rashid Al-Nashar and Distribution Library, Al-Riyadh, first edition, 1418 AH, 1/447
15. Hanzalli, Abdullah bin Mubarak, Kitab al-Zuhd al-Raqaq, Chapter in Al-Khalal al-Mazmummah, Number of Hadith: 829, Dar al-Kutub
Al-Elamiya, Beirut, S.N, 1/285
16. Al-Ma'oon: 4-8
17. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabbani, Muhammad Ibrahim Badayuni (Translator) p: 98
18. Ibid,p: 300
19. Jilani, Shaykh Abdul Qadir, Sar al-Asrar Fima Tayyaf Aliyah al-Abrar, Khalid Muhammad Adnan (Translator) p. 121. 122
20. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabbani, Muhammad Ibrahim Badayuni (translator) p.: 166
21. Ibn Juzi, Abd al-Rahman bin Ali, al-Tazikra fi al-Waaz, Dar al-Marafa, Beirut: first edition, 1406 AH, 1/56
22. Also
23. Jilani, Sheikh Abdul Qadir, Al-Fath al-Rabbani, Muhammad Ibrahim Badayuni (Translator) p.638
24. Al-Kahf: 46